مکاتیب
شاہ محمد الیاسؒ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

دارالاشاعت
کراچی ۱

مکاتیب

شاہ محمد الیاسؒ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

دارالاشاعت
کراچی ۱

361/

مکاتیب

حضرت مولانا شاہ محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ

بانیٔ تبلیغی جماعت

مرتبہ

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

ناشر

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی ا

ناشر دارالاشاعت کراچی ۱

طباعت

تعداد.. ایک ہزار کاپی

قیمت ....

ملنے کے پتے

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱
ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم ڈاک خانہ دارالعلوم کراچی ۱۴
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

مکتبہ امان اللہ چک نمبر ۵۴۳/ای۔بی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطوط پڑھنے سے پہلے

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد، مشائخ و بزرگان دین اور علماء و مصلحین کے مکاتیب و رسائل کے مجموعے قدیم زمانہ سے پائے جاتے ہیں، یہ خطوط ان کے دلی جذبات اور اصلی خیالات کا آئینہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ مجموعے ان کے صحیح حالات و خیالات اور ان کی دعوت و تحریک کے اصلی محرکات معلوم کرنے کا ان کی سوانح و سیر کے مقابلہ میں زیادہ مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہیں اس لئے کہ سوانح اور سیر تیں دوسرے اشخاص کی مرتب کی ہوئی ہوتی ہیں اور ان میں اُن کے مصنفین کے ذوق و رجحان کا اچھا خاصا دخل ہوتا ہے کم سے کم ترجمانی اور استنباط تمامتر مصنفین کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنے ذوق و رجحان سے بالکل آزاد اور مجرد ہو جانا نہایت مشکل بات ہے، اسلامی کتب خانہ میں خطوط کے مجموعوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو بڑی تاریخی اور

علمی اہمیت رکھتا ہے۔ ہندوستان کے اسلامی دور نے اس کتب خانہ کو بڑے بڑے بیش قیمت عطیے پیش کئے ہیں۔ ان تحائف میں دو مجموعے خاص طور پر ممتاز ہیں اور اس موضوع کی کتابوں میں ان کا مقام بہت بلند ہے، ایک حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا مجموعہ موسوم بہ "مکتوبات سہ صدی"؛ دوسرے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے، جو معارف و حقائق کا بڑا خزانہ ہے۔

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح مرتب کرنے کا خیال ہوا تو ان کے خطوط و مکاتیب کی تلاش ہوئی جو ان کے جذبات و تاثرات اور ان کی دعوت اور دینی جدوجہد کے اندرونی محرکات کا مطالعہ کرنے کا سب سے مستند اور قابل وثوق ذریعہ ہے اس سلسلہ میں خطوط کا ایک اچھا خاصا مجموعہ دستیاب ہوا۔ خود خاکسار راقم الحروف کو مولانا نے بڑے مفصل طویل اور پرزور اور پُراثر خط لکھے تھے جن میں سے بعض بعض مختصر رسائل کے برابر تھے، انھیں کی مدد سے اور ان کے اقتباسات سے خاکسار نے رسالہ "ایک اہم دینی دعوت" مرتب کیا تھا، جو مولانا نے حرف بحرف سُنا تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ راقم الحروف کو مولانا کے خطوط کی ضرورت ہے بعض دوسرے احباب نے اپنے اپنے نام کے خطوط عنایت فرمادئے تھے جن میں سب سے زیادہ قیمتی ذخیرہ وہ ہے جو میاں جی عیسیٰ صاحب کے نام ہے، میرے برادر محترم مولوی حکیم ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب نے ان سب خطوط کو ایک مجموعہ میں جمع کروا دیا۔ جمع ہونے کے

بعد معلوم ہوا کہ نہ صرف دعوت کے اُصول و آداب اور اُس کی روح وضوابط کے لحاظ سے بلکہ اپنے بلند مضامین اور دینی حقائق کے لحاظ سے بھی یہ ایک گرانقدر ذخیرہ ہے، ان خطوط سے مولانا کے یقین و اعتماد، قوت ایمانی حمیت اسلامی دین کی فکرمندی، بے چینی و بیکلی، تعلق باللہ، دین کے فہم صحیح، مقاصد شریعت اور روح دین کی معرفت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کا لکھنے والا اپنے وقت کا عارف تھا۔ اور وہ دین کی جدوجہد اور ایک خاص نوع سے دین کے احیاء و تقویت کے لئے اپنے کو مامور اور ذمہ دار سمجھتا تھا۔

بعض احباب اور بزرگوں نے اس مجموعہ کے اشاعت کی تحریک کی ان کی رائے میں اس سے اس سلسلہ کی تکمیل ہوتی ہے جو سوانح اور ملفوظات سے شروع ہوا ہے، بلکہ یہ مجموعہ اس سلسلہ کی سب سے زیادہ قیمتی اور قابل اعتماد چیز ہے کیونکہ یہ براہ راست مولانا کے الفاظ اور تعبیرات ہیں اور ان مضامین اور صاحب مضامین کے درمیان کوئی واسطہ اور حجاب نہیں۔

خاکسار کو ان خطوط کی اشاعت میں بڑا تردد تھا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ مجموعہ کئی برس کی تاخیر کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ بڑے تردد کی چیز تو یہ تھی کہ اس مجموعہ کا سب سے بڑا حصہ اس نااہل کے نام ہے، یہ خطوط اس دور میں لکھے گئے ہیں کہ مولانا پر دعوت پوری طرح واضح اور منقح ہو گئی تھی اور اس کا طبیعت پر سخت غلبہ تھا، اس وقت اہل علم

سے روکتی ہیں خودی اور مصالح سے نیت کو صاف کرنے کے بعد اس کام میں تھوڑی سی جانبازی اس میں عجیب آشنائی بخشے گی۔

میوات پر خاکساروں نے بڑی قوت سے دہاوے کا ارادہ کر رکھا ہے، پہلے حملے میں اللہ نے نیچا دکھلایا لیکن آپ جیسے بزرگوں کی ہمت اور دعا کے ساتھ متوجہ رہنے کی شدید ضرورت ہے، الفرقان کے جس نمبر میں آپ کا مضمون ہو اس سے مطلع فرمائیں ؎۱

میوات سے سوا سو ڈیڑھ سو کے انداز میں آپ کے بعد سے اب تک دہلی اور اس کے نواح میں تبلیغ میں مشغول رہے، اس وقت چالیس پچاس کے قریب کرنال کی طرف رُخ کئے ہوئے ہیں یہ جمعہ سونی پت پڑھا تھا، اس کے بعد اب کا جمعہ پانی پت پڑھنے کی امید ہے اور اس کے بعد کا جمعہ کرنال پڑھنے کا خیال ہے جناب عالی خود بھی اور آنجناب کے احباب اور دیگر مسلمین بھی کم سے کم والی مقدار سے مدد میں شرکت فرماویں جو کہ دعا ہے

ف کسی عمل کے موقع پر اس کے دینی و دنیوی مصالح کی نیت اور ان کو عمل کا معاوضہ سمجھنا موجب خسران ہے، اور بطور عطا کے ان کی امید رکھنا باعث رحمت اور موجب ترقی ہے

(بقیہ صفحہ ۱۲) صرف رضا و مغفرت کو سمجھنا چاہیئے یا جنت کو، جو اس کی خوشنودی کا نشان اور اس کی رضا کا محل و مقام ہے، باقی دوسرے مصالح و منافع کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور انعام سمجھنا چاہیئے اور اور ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ مگر عمل کا محرک اصلی اور نیت صرف رضائے الٰہی ہو اور عمل کے وقت اس کا مراقبہ و دھیان ہو ۱۲

؎۱ ایک ہفتہ چند دینی مرکزوں میں! الفرقان

من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ
فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان[1] اوکما قال
مکرر آں کہ اس تبلیغ کا اب تک چھوٹا رہنا بے وجہ نہ تھا لطیف امور
کی رعایت ضروری ہے، انکسار قلب اور بندش راہ پیش آنے سے
پہلے ان کی رعایت کے لئے طبیعت کا انداز سے آمادہ ہونا طبیعت
کا قابل احساس ہونا بڑا دشوار ہے۔

احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفر لہ،

بقلم انعام الحسن کاندہلوی

مارچ ۱۹۴۰ء

---

(۲)

نظام الدین

۷ اپریل ۱۹۴۰ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس سے پہلے گرامی نامہ عالی شرف

---

[1] جس طرح کسی منکر شرعی کے مقابلہ میں مومن کے ایمان کا آخری درجہ اور ضعیف ترین عمل دل سے انکار اور اس کو برا سمجھنا اور اس کے زوال کے لئے اپنی قلبی توجہ اور قوت دعا کا استعمال کرنا ہے، اسی طرح کسی معروف کے مقابلہ میں مومن کی حمیت اور ایمان کا آخری تقاضا پسندیدگی اور محبت اور اس کے فروغ میں توجہ قلبی اور قوت دعا کا صرف کرنا ہے ۔

صدور لاکر بہت دنوں تک اپنے لئے وسیلۂ آخرت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کرتا رہا اور مکرر سہ کرر اپنی آنکھوں اور دل کو تسلی دیتا رہا اس کے متعلق مجھے مضمون بھی اچھے خاصے کافی لکھنے تھے اور مضمون کے کافی ہونے ہی نے دیر لگائی میں خود لکھ نہیں سکتا[1]۔ اور مافی الضمیر کی ادائیگی کے قابل لکھنے والا ہر وقت ملتا نہیں، مستقل خط و کتابت کا میرے پاس کوئی نظم نہیں، آخر کار اب دس پندرہ دن سے دکھلوا رہا ہوں، وہ خط اس زمانہ کی راہ رشد کی طرح ایسا گم ہوا کہ پتہ ہی نہیں چلتا اور مجھے بالاجمال بھی اس کا مضمون ذہن میں نہیں کہ میں اپنی یاد سے کچھ اس پر لکھ دوں۔ مگر یہ بندہ ناچیز اس کے بے ارادہ گم ہو جانے کو من جانب اللہ سمجھتا ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اس وقت وبائی مرض جو عمومی ہے وہ قول تقریراً یا تحریراً کی مقدار سے زیادتی ہے اور وبا عام جو ہوتی ہے اس سے کوئی خالی نہیں ہوتا وہ زہریلا مادہ کم و بیش ہر ایک میں ہوتا ہے۔ اللہ نے اپنی رحمت سے اس سے محفوظ فرمایا۔

ف: اس وقت کا وبائی مرض قول (تقریراً تحریراً) کی مقدار سے زیادتی ہے اور وبا کے اثر سے وبا کے زمانہ میں کوئی خالی نہیں ہوتا۔

اللہ جل جلالہ، عم نوالہ، کی سنت ازلیہ میں (جو نا قابل تبدیل اور غیر لائق تحویل ہے) ہدایت جہد کے ساتھ وابستہ ہے سو جہد کرتے کرتے جو چیز خود طبیعت پر منکشف ہو وہ تو طبیعت کی منشرح کرنے والی حقیقت

[1] مولانا نے وفات سے کئی سال پہلے سے اپنے قلم سے لکھنا چھوڑ رکھا تھا خود مضمون اپنی زبان سے ارشاد فرماتے دوسرا نقل کر لیتا۔

از سگِ آستانہ عزیزی و احمدی[۱]

بندہ محمد الیاس عفی عنہ،

بسلالہ خاندان نبوت جوہر تابان معدن سیادت جناب سید صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایک اپنے خاندان کے ذرہ بیمقدار خادم سے اپنے ذاتی جوہر اور حسن ظن کے سرمایہ کی بدولت کیسی خدمت وابستہ فرمادی، یہ بندہ ناچیز نہ اس کا اہل ہے اور نہ بندہ کو مضامین پر دسترس ہے، لیکن عادۃ اللہ یہ جاری ہے۔ انا عند ظن عبدی بی، آپ جیسے حضرات کے حسن ظن کا بھی اثر ہوگا اور نتیجہ ہوگا کہ جو فیاض ازلی سے کچھ نصیب ہو جاوے گا، مومنیں کا باہمی حسن ظن ایک عجیب سرمایہ ہے اور حق تعالیٰ کے جود وسخا کے دہانے کھولنے کے لیے بہترین مفاتیح میں کی مفتاح رحمت ہے، اللہ آپ کی جوتیوں کی بدولت مجھے اور میرے سب دوستوں کو اس گرانمایہ دولت سے متمتع اور سرفراز فرمادیں اور مایہ دار فرمادیں

فا مومنین کا ایک باہمی حسن ظن حق تعالیٰ کے جود

وسخا کے دہانے کھولنے کے لئے بہترین مفتاح رحمت ہے

میرے قابل قدر اور مخدوم بزرگ! نہایت غور کرنے کی چیز ہے کہ یہ ترددات دنیاویہ[۲] کی اصل کیا ہے اور یہ مادہ کہاں سے اٹھتا ہے، اس پر غور کیا جاوے گا تو اس کا سراغ

---

[۱] حضرت شاہ عبدالعزیز و حضرت سید احمد رح کی طرف اشارہ ہے۔

[۲] خاکسار نے اپنے عریضہ میں اپنے بعض افکار و ترددات کی شکایت کی تھی اور دعا کی درخواست کی تھی

بستی حضرت نظام الدین اولیا
متصل دہلی

مکرم و عنایت فرمایم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کرم نامہ موصول ہوا حالات معلوم ہوئے۔

میرے محترم! یہ تبلیغی کام درحقیقت انسان کی روح کی غذا ہے حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو اس غذا سے بہرہ ور فرمایا۔ اب اس عارضی فقدان یا کمی پر بے چینی لازمی شئی[1] ہے، آپ اس سے پریشان خاطر نہ ہوں اگر کچھ روز کے لئے یہاں تشریف لانا ہو جائے، تو حق تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ نفع بخش ہوگا تسکین خاطر بھی ہوگی اور کام کی جڑ بھی مضبوط ہوگی انشاء اللہ۔ فقط بندہ محمد الیاس عفی عنہ،

از احتشام سلام شوق، یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء

از نظام الدین

میرے مکرم و محترم مخدوم و معظم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا گرامی نامہ سامی عزت بخش ہوا۔ خدمتِ عالی میں بندہ نے عرض کیا تھا کہ یہ مبلغین کی جماعتیں میوات سے دہلی جب پہنچیں آنجناب اس وقت اعانت اور مدد کی ہمت فرمادیں، بندہ ناچیز کو اہل حق کے سامنے اپنے

[1] رائے بریلی کے قیام میں بیکاری کی وجہ سے طبیعت میں بدمزگی اور بے چینی تھی خاکسار نے عریضہ میں اس کی شکایت کی تھی۔

ضعف اور ہر طرح کی کمزوریوں کی بنا پر نہایت دشوار نظر آ رہا ہے
کہ اس حق بات کو پبلک کے سامنے کس قوت سے اظہار
کر سکوں دعا فرما دیں کہ اللہ ہمیں ہمارے حوالہ نہ کریں بلکہ خود ہی اس حق کو
علماً اور عملاً کھولنے میں ہماری مدد اور کارسازی فرما دیں، وہ
یہ کہ حق تعالیٰ مسلمین اور مسلمین کے ذریعہ عامہ مخلوق کی طرف
رحمت اور فضل وکرم کے ساتھ محض خالص اس طرز کے سر سبز
ہونے ہی کے ساتھ متوجہ ہو سکتے ہیں ورنہ کمال قہر اور کمال لعنت
اور نہایت غضب کے ساتھ اس وقت مخلوق کے ساتھ ارادہ
کیے ہوئے ہیں، اس قہر کی آگ کا پانی اس تحریک کے سوا
ہرگز کچھ نہیں، مذہب اور شریعت اسلام کا مدار اپنی زندگی
کو اور اپنی جد وجہد ومساعی کو اپنی صوابدید اور اپنی عقل کی رسائی
سے بالکل مبرا منزہ رکھتے ہوئے محض حق جل وعلا کے فرمان
پر اپنی جہد کی ناؤ کو دل وجان سے ڈال دینا بس یہی مذہب
کی بنیاد ہے، حتیٰ کہ جب کرے گا مصالح ضرور دکھا دیں گی ایک
لازمی چیز ہے اس وقت جب یہ منفعتیں آنکھوں
کے سامنے آنے لگیں اور مصلحتیں دکھائی دینے لگیں
ان مساعی کا اجر وثواب ہزاروں گونہ گر جاتا ہے
اور درد کم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ غزوہ بدر کا واقعہ
اصحاب بصیرت کے سامنے ہے کہ اس غزوہ کے بعد

ف حق تعالیٰ مسلمین اور مسلمین کے ذریعہ عام انسانوں کی طرف رحمت اور فضل وکرم کیساتھ دین کی کوشش کے سر سبز ہونیکے ساتھ ہی متوجہ ہوسکتے ہیں)

ف اپنی زندگی اور اپنی کوششوں کی ناؤ کو اپنی عقل کی رسائی سے بالکل مبرا منزہ رکھتے ہوئے حق تعالےٰ کے فرمان پر ڈال دینا مذہب کی بنیاد ہے۔

طلبہ اور مدرسین سب شریک تھے شہر کے تجار اور مختلف لوگ بھی حاضر تھے۔ بندہ کی نظر میں جب تک تبلیغ کے سیکھنے کے لئے آمد کی ابتدا نہیں ہونے کی اور ساعیان تبلیغ خود مقامات تبلیغ پر تبلیغ کے لئے جانے کے بجائے ہر ہر مرکز سے تبلیغ کے لئے کھنچنے کی کوشش کو اصل قرار نہیں دیں گے تو یہ تبلیغ سطحی سے گہراؤ کی طرف رُخ نہیں کریگی یہ بہت گہرا قاعدہ ہے۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

۲۹ر جنوری ۱۹۴۲ء

ساعیان تبلیغ خود دوسرے مقامات پر پہنچنے کے بجائے مرکز سے تبلیغ کے لئے کھنچ کر آنے کو اصل قرار دیں،

از نظام الدین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

گرامی نامہ نے دل ہلا دیا اور آنکھوں کو تر کر دیا[1]۔ جن بیماروں کے ساتھ آپ کو تعلق خاطر ہے اپنا دل بھی وہیں پڑا ہوا ہے۔ اللہ اپنے لطف سے اور خالص اپنی رحمت سے رفتاً بقصنا کی مکمل نعمت کے ساتھ عیزان عافیتک اولی بنا در حمتک اجل بنا" صحت اور پھر آپ کے تبلیغی مقاصد میں معاونت

---

[1] خاکسار نے اپنے عریضہ میں بعض مقامات کے لوگوں کی مسلسل بے التفاتی اور تبلیغ کی ناقدری اور تھرا کا ذکر کیا تھا، نیز اپنے بھانجہ سید محمد حسن مرحوم کی تشویشناک علالت اور اپنے ایک رفیق تبلیغ مولوی معین اللہ ندوی کی بیماری کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے تعلق خاطر دانتشار طبیعت کا اظہار کیا تھا۔

۲۶ ماہ فتح سنہ ۱۹۴۳ء جمعہ

حضرت المکرم زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا، آج بعد نماز جمعہ والا نامہ صادر ہو کر کاشف حالات ہوا، میں دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپس کی خلیج اختلاف رفع فرمادیں[1] ہمارے لکھنؤ آنے کے التواء کے متعلق صحیح رائے تو شیخ الحدیث ہی تحریر فرمادیں گے۔ لیکن میری اپنی رائے میں مدرسہ کے اختلاف کے رفع کرنے کیلئے یہ صورت زیادہ مناسب اور بابرکت نیز باہمی اتفاق کیلئے داعی ہوگی کہ آپ اہل مدرسہ کو اس کام کے لئے بالخصوص ہماری آمد کے زمانہ میں زیادہ سے زیادہ تیار فرمادیں اور ان ایام میں بہت زیادہ انہماک سے وہ اس میں حصہ لیں تو مجھے امید قوی ہے کہ انشاء اللہ آپس کا اختلاف ضرور زائل ہو جاوے گا۔ مولوی ضیاء النبی صاحب[2] یہاں تشریف لائے ہیں لا احتشام الحسن صاحب آج کل کاندھلہ ہیں قریب ہی ہیں آنے کی امید ہے نہایت مناسب ہے کہ جناب مولوی منظور احمد صاحب کو یہ تحریر فرمادیں کہ جیسے انہوں نے اب سے پیشتر اور دیگر کاموں کے لئے مستقل وقت دیا ہے کچھ وقت مستقل طور سے اس کے لئے بھی عنایت فرمادیں، فقط والسلام،

بندہ محمد الیاس عفی عنہ،

راقم الحروف بندہ محمد سلیمان کا بھی خدمت والا میں سلام مسنون عرض ہے۔

---

[1] دارالعلوم میں طلبہ وبعض مدرسین اور منتظمین مدرسہ میں کچھ کشاکش پیش آگئی تھی جس کی طرف اشارہ ہے۔
[2] مولوی ضیاء النبی عباسی صاحب جھنجھوری حال مقیم کانپور۔

۸/جون ۱۹۴۳ء منگل

حضرت المحترم زید مجدکم العالی

سلام مسنون، آپ کا گرامی سامی موصول ہو کر باعث صد عز و افتخار ہوا حق تعالیٰ نے انبیاء کو جس راہ پر بھیجا ہے، شیطان اسی راہ سے ہٹانے اور اکھاڑنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ جو شخص جتنا لگا ہوا ہے اسی کی مقدار شیطان اس کے اکھاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ علماء کرام بھی ان ہی میں سے ہیں پھر علماء میں سے بالخصوص وہ لوگ جو لگے ہوئے ہیں یا لگنے کا ارادہ کر چکے ہیں ان ہی میں سے آپ ہیں جب آپ اس کام میں لگنے کا پورا اور مکمل ارادہ فرما چکے تو پھر اتنی تاخیر کی کیا وجہ یا تو اپنی مقامی جگہ میں کام میں لگے رہنے کی کوئی مستقل صورت پیدا کیجئے یا پھر جلد از جلد یہاں چلے آیئے ۲/جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۲۸/جمادی الثانی ۶۲ھ بروز جمعہ نوح میں جلسہ ہے اس سے جتنے پہلے آپ آسکیں تشریف لاویں نیز مولانا منظور احمد صاحب کو بھی اس کی اطلاع کر دیں، آج کل آپ کے مدرسہ کی تعطیل کا زمانہ ہے، طلبہ غالباً فرصت میں ہوں گے۔ جس طرح رمضان میں آپ نے ان کے نکالنے کی کوشش فرمائی تھی اب بھی اگر مدرسہ کے کھلنے تک انکو آمادہ کر کے یہاں روانہ فرمادیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور مدرسہ کے رو باصلاح ہونے کا اچھا ذریعہ ہے۔

فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم محمد سلیمان غفر لہ،

لئے اور میرے تمام علائق کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ روزہ میں مسواک
کرنا مستحب ہے، کچھ حرج نہیں، ختم میں شریک ہونا مستحسن اور آپ
کے بزرگوں کا معمول ہے۔ لیکن اگر مبتدعین کے ساتھ تشبہ کا خطرہ
ہو تو احتیاط مناسب ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک کے اندر بھی یہی بات ہے کہ
اگر حضورؐ کو حاضر ناظر جان کر یا مبتدعین کے تشبہ کی صورت ہو تو ناجائز ہے
اور اگر غلبہ شوق میں اپنی طرف سے پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ یہ ایسی نازک
چیزیں ہیں کہ ان کے اندر فساد عقیدہ کا موقع شیطان کو ملنے کا بہت
امکان ہوتا ہے لہٰذا خطرناک ہیں۔ موسیٰ کے متعلق آپ اللہ سے دعا
تو زیادہ کرتے ہیں اور اس کے بڑوں کو یہاں بھیجنے کی کوشش کیلئے
تقاضا لکھیں۔ تبلیغی امور میں تحریراً تقریراً اور عملاً ہر پہلو سے کوشش کرتے
رہا کریں، دین کی تکمیل تبلیغ کے فروغ کے بغیر ناممکن ہے فقط والسلام
جس سے جس سے مناسب ہو سلام فرما دیں

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، از نظام الدین

از نظام الدین — بقلم شوکت علی خادم، ۹ / شوال المکرم

بخدمت عزیزی میاں محمد علی صاحب ارشدنا اللہ وایاکم وثبت قلوبنا علی سعیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کئی دن ہوئے آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔
دین کی ترقی سبقت اور اس کے لگاؤ کی خبر مبارک باد ہی کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ
روز افزوں ترقیات نصیب فرما دیں اور اپنی محبت اور یقین کامل کے ساتھ
دین کے پھیلانے کی سرگرمیوں کی حالت میں مقدر فرما دیں۔ دنیا میں جتنی سرگرمیاں

ہیں وہ حقیقت میں موت کے وقت کے لئے ہیں اللہ اپنے فضل سے وہ
زندگی نصیب فرمائیں کہ سبقت کرنے والے امیدوں کے سامنے آنکھ
ندامت کی نہ ہو۔ تبلیغ کے سلسلہ میں میرا جی چاہ رہا ہے کہ ایک نصاب
مقرر ہو کر وہ ہر ہر شخص کے یہاں رگ وپے میں سما جاوے جس کو
یوں جی چاہتا ہے کہ اگر ایک شخص پڑھا لکھا ہے۔ اول تنہائی میں
دیکھا کرے اور پھر سنایا کرے اور اس میں جو اعمال ہوں اس پر
اول اپنے آپ کو جمانے کی کوشش کرے اس کو مجمع میں پھیلاوے، بالفعل پانچ
کتابوں کا اہتمام ہے۔ راہ نجات، جزاء الاعمال، چہل حدیث (شیخ الحدیث
والی) فضائل نماز، حکایات صحابہ، ان پانچوں کے جزو زندگی ہونے پر اہتمام کیا
جاوے۔ لہذا آپ بھی اس کی پابندی سے مجھے مطلع فرمادیں۔

تبلیغی جماعتیں اس وقت سب واپس ہو چکیں، اب بیرون ملک میں[1]
کوئی جماعت نہیں ہے۔ کاش ایسا وقت ہو جاوے کہ قوم کے لاکھوں آدمی باہر
گئے ہوں، قوم کے لاکھوں آدمی کا باہر پھرتے رہنا جزو زندگی بنا دیا جاوے تو
یہ بہت سہل ہے آپ کوشش فرماتے رہیں گے تو یہ کچھ بعید نہیں ہے۔
البتہ بڑی خوشی کی خبر یہ ہے کہ راسینا والی پال[2] نے اپنے تمام بھائیوں رئیس
تبلیغی امور کو پھیلانے کا کچھ ارادہ کیا ہے آپ کے والد چچا چودھری یٰسین خاں
صاحب وغیرہ باہمت چودھریوں کو اس معاملہ میں زوردار کوشش سے ہمت کے
ساتھ لگادیں۔ تو موجب اجر جزیل ہوگا۔ آپ بھی فیروزپور میں اپنے دوست

---

[1] میوات کے باہر [2] پال میوات کا بڑا قبیلہ جس میں بہت سے گھرانے ہوتے ہیں۔

آپ بہت زور دیں کہ اس زمانہ میں وہ جماعتیں لے جاویں اور سہارنپور ہی آپ کو جماعتیں ملیں۔ سہارنپور کی پہنچنے کی تاریخ سے شتاب خاں کو بھی مطلع کر دیں۔ فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ

کارکنوں اور دوستوں کے نام

عنایت فرمایم جناب حافظ سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خط تمہارا موصول ہوا۔ اور دیگر خطوط محمد اقبال صاحب کے ہاتھ موصول ہوئے آپ لوگوں کی فرط محبت کی وجہ سے مسرور بھی ہوں اور محجوب بھی ہوں، حق تعالیٰ ہماری تمہاری محبت میں اخلاص پیدا فرما دیں۔ میاں جی محمد داؤد صاحب کو بعد سلام کے یہ سمجھا دیں، کہ درحقیقت جو کچھ بھی کام کرنے والے ہیں وہ صرف حق تعالیٰ ہیں نہ انبیاء، بغیر اس کی مشیت کے کچھ کر سکتے ہیں اگرچہ ہزار کوشش کریں اور نہ اولیا اور نہ بڑی سے بڑی قوت والے، غرض بغیر اللہ کی مشیت کے کوئی بھی دنیا بھر میں کچھ نہیں کر سکتا، اور حق تعالیٰ ہی سب قدرت ہے کہ چھوٹے چھوٹے ابابیل پرندوں کو ہاتھیوں پر فتح دلوا دی تو جبکہ حق تعالیٰ ہی کام کرتے ہیں اور قوت و زور کو کچھ دخل نہیں ہے تو اگرچہ تم کتنے ہی ضعیف ہو ممکن ہے کہ حق تعالیٰ تم سے وہ کام لیں جو بڑے بڑے واعظوں سے نہ ہو سکے اور اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش

کرلیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔ غرض جبکہ ہمارے پاس تمہارے جیسے ضعیف ہیں تو حق تعالیٰ تمہیں سے سب کام لے لیں گے تم اپنا کام کئے جاؤ اور اپنی خستہ حالی اور ضعف پر ہرگز نظر نہ کرو اور ظاہر میں کوشش کرو اور باطن میں اللہ کی طرف رجوع کرو۔ راب کے متعلق مناسب موقعہ ہے اچھی پوری مقدار میں بنوالو اور جو کچھ دام ہوں وہ مجھے لکھ دو تاکہ میں اقبال کے ہاتھ یہاں سے روانہ کردوں مگر جلد لکھنا تاکہ اقبال لینے آویں۔ توے کے متعلق کوشش ہو گئی ہے، تیار ہو گیا ہے بھیجدیا جائے گا۔

بندہ محمد الیاس عفی عنہ، بقلم حبیب الرحمٰن
۱۹ر جنوری ۱۹۲۹ء

از نظام الدین مدرسہ کاشف العلوم — مورخہ ۱۰ر اگست

بخدمت عنایت فرمایم حافظ محمد سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا کئی دن ہوئے عنایت نامہ آیا داؤد کے متعلق آپ بار بار تقاضا کر رہے ہیں، اور میں بھی تمہاری تحریر کے اطمینان پر چاہتا ہوں کہ اسی جانب میں داؤد رہے چاہے تبلیغ کے طور پر گشت کرے اور چاہے سہار کے آس پاس کسی جگہ مدرس ہو کر رہے بہر حال آپ دونوں صاحب جبکہ باہم ہم خیال ہیں اور خلوص کے ساتھ دین کی ہمدردی میں دین کی اشاعت چاہیں گے۔ تو متفق ہو کر اور ایک جگہ ہو کر زیادہ بہتر اور مناسب ہوگا مگر مجبوری یہ ہے کہ داؤد نہایت مقروض ہے اس لئے قرضہ اترنے

از نظام الدین۔ گوہر معدن سیادت عزیزی مولوی سید رضا حسن صاحب مدفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج سات دن ہوئے آپ کا عنایت نامہ پہنچا آپ کی کیفیت سے مسرت اور رمضان جیسے دقیع اور مبارک مہینہ کے اندر جماعتوں کی محرومی سے ملال اور رنج ہوا لیکن آپ رحم اور قرابت کے صلہ کی وجہ سے چونکہ تشریف لے گئے ہیں اور تبلیغ کے واسطے بھی طبیعت راہ ڈھونڈھتی رہتی ہے، شاید یہ باتیں اس کا کسی قدر جبر نقصان کر دیں۔ میرا بھی اپنے سب عزیزوں سے سلام فرمادیں۔ اب دن بہت ہو گئے ہیں آپ کا انتظار ہے، شاید دوسرے پنجہ کا خط شب و روز میں آنیوالا ہو اس میں شاید اپنے آنے کی تاریخ لکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ استقلال اور متانت اور اقتصاد کے ساتھ راہ خدا پر مضبوط رکھتے ہوئے اپنی رضا کے ذروہ عالیہ پر کامران فرمادیں، فقط والسلام

بندہ محمد الیاس عفی عنہ،

١٩ر رمضان ١٣٥٥ھ

از نظام الدین

بندہ محمد الیاس

عنایت فرمایانم جناب حکیم رشید احمد و
مولوی نور محمد صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض آنکہ بندہ نے موضع بیواں سے ایک متعلم کے ہاتھ ایک عریضہ بنام حافظ عبدالحمید صاحب چربی والے اور ایک چمڑا حافظ موصوف صاحب کے پاس بھیجنے کے لئے روانہ کیا تھا نہ معلوم

کس وجہ سے ابتک دہلی نہیں پہنچا جہاں تک ہو سکے اہتمام کے ساتھ کسی آنے والے کے ہاتھ اہتمام سے روانہ فرمادیں،

ضروری اہم بات یہ ہے کہ میرے احباب اپنی خصوصی کوشش اور اصلی سعی اور اپنے خیالات اور قلوب کی توجہ کا رخ اپنے ان اصول کی نہایت پابندی کے ماتحت تبلیغ کے فروغ دینے ہی میں مشغول رکھیں، یہ نیا کھڑا ہونے والا فتنہ[لے] انشاء اللہ اس رویہ سے خود بخود فرو ہوگا ورنہ بہت خطرہ ہے کہ طبائع کے چھیڑ چھاڑ کے ساتھ خود طبعی مناسبت ہونے کی وجہ سے خدانخواستہ کہیں ضعیف نہ ہو جائے، تجربہ ہے کہ مناظروں کے نتائج ہمیشہ برے رہے ہیں البتہ سب کی رائے کہیں صریح منکرات کے دلائل کے مطالبہ پر ہو جاوے تو کبھی کبھی ان دلائل میں قوت اور زور کے ساتھ مطالبہ کر لینے میں مضائقہ نہیں ورنہ میرے خیال میں تو وہی بات ہے کہ تمام ملک کی جماعتوں میں اس مضمون کی اشاعت کا اہتمام کر لیا جائے کہ جو قوم کلمہ طیبہ اور نماز کے اندر کی چیزوں کی تصحیح اور کلمہ شہادت کے مضمون پر ابتک پوری طرح مطلع نہ ہوئی ہو جو اسلام کی بنیادی چیز ہے تو بنیادی چیز کو چھوڑ کر اوپر کی چیز میں مشغول ہونا سخت غلطی ہے، اوپر کی چیز بغیر بنیادی چیز کے صحیح ہوئے درست نہیں ہوا کرتی۔

دیگر ہر جگہ عموماً اور ان کے مجمع اور اجتماع والے گاؤں میں اور اس کے ماحول میں اپنے اصول کی نہایت پابندی کے ساتھ تبلیغی فروغ میں

[لے] مناظرے جن کا اس زمانہ میں میوات میں کچھ سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

ف: جو قوم کلمہ طیبہ اور نماز کی اندر کی چیزوں کی تصحیح اور کلمہ شہادت کے مضمون پر اب تک مطلع نہ ہوئی ہو اس کا اوپر کی چیز میں مشغول ہونا سخت غلطی ہے۔

نہ ہونے سے یہ پانچ تک جاتے رہے، اہل ثروت سے خیر میں خرچ کرنے کا خطاب اور ان پر زور دینے کی آپ مشق فرمائیں، تو یہ تحریک شعبۂ دین کا ایک زبردست کام ہے۔ مرنے کے بعد دین کی کوشش میں جتنا حوصلہ بلند ہو چکا ہوگا اتنا ہی کار آمد ہوگا۔ فقط والسلام

(نوٹ) پھر مکرر عرض ہے کہ پہلی صورت جو میں کر رہا ہوں اس کو اختیار نہ فرما دیں تب یہ دوسری صورت، وہ نہ ہو تو یہ ہی کر دو جو میں کر رہا ہوں وہ اصل دین ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمت کو اصل دین کے لئے بلند رکھو کر ہمت کو چست فرماؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک اس قدر سرسبز (خوش) ہوگی، کہ خیال دگمان وہاں تک نہیں پہنچ سکتا، اور اللہ چاہے ر ایسی کھلی ترقی دیکھو گے کہ کوئی طاقت اس کا ادراک نہیں کر سکتی اور اگر آپ سے یہ تبلیغی کام نہ ہو سکے[۱] تو دوسرا ہی کام کر دو[۲]۔ یہ شعبہ دین ہے) اور زبردست شعبہ ہے۔ میرے اس خط کو ہمیشہ دیکھتے رہنے کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور پھر ہمیشہ دیکھتے بھی رہیں۔

(از مکتوب دوستوں اور عزیزوں کی خدمت میں (اواخر سنہ ۱۹۳۲ء)

سلام مسنون کے بعد یہ شعر ہدیہ عید ہے۔ اور میرا بدل ہے

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود

وطن کی کشش، دوستوں کی عنایات کا جذبہ، عزیزوں کے دیدار کا تقاضا، اہل و

---

[۱] جو میں کر رہا ہوں [۲] اہل خیر کو دینی امور میں تحریض اور اس میں خرچ کرنے پر آمادہ کرنا۔

سب کاموں سے دین کے بگاڑ کا کام زیادہ لیتا ہے۔ ہم باغات کے سرسبز ہونے کے نشہ میں ایسے بیخبر ہوتے ہیں کہ نیچے کی جڑوں اور زمین کے برباد ہونے کی خبر بھی نہیں رکھتے۔ اگر دونوں چیزوں کے اندر اپنی کوشش کو ہمت اور استقلال کے ساتھ جاری نہ رکھو گے تو نہ زمین ہی درست ہوگی۔ نہ باغات ہی سرسبز ہوں گے۔ اس وقت میرا مقصد مدرسہ نوح کے لئے غلہ کی ضرورت کی طرف توجہ دلانا ہے، کہ اس وقت موقع دو چیزوں کا ہے یعنی ایک زمین مذہب کی ہمواری کے لئے لوگوں کو باہر نکالنا" اور چمن مدارس کے لئے غلہ کی فراہمی کرنی۔ اگر اس چمن کی جو تمہارے یہاں پہلے سے قائم ہے اسے تم سرسبز نہ کر سکو گے اور غافل رہو گے تو پھر تمہارے اندر دیگر مدارس کے پیدا کرنے کی قوتیں کہاں سے پیدا ہوں گی۔ اور یہیں سے ایک ضروری بات کہنی ہے اور یہی ہے۔ اصل اس خط کا مغز کہ ایمان کی جو جڑ ہے۔ اور ایمان کے صحیح راستہ پر اس وقت تک نہیں پڑ سکتا جب تک منافقانہ چال کا اپنے اندر ڈر نہ ہو۔ اور اس کی صورت یہ ہے، کہ یوں سمجھے، کہ یہ دینی کام جو کہ میں کر رہا ہوں میرے سے شیطان کرا رہا ہے۔ میں بھلا ایسا کہاں تھا کہ اللہ کے راضی کرنے کے لئے یہ کام کرتا۔ اور اپنے نفس کے نفاق کے دلائل ڈھونڈھنے میں لگا رہے، اور تنہائیوں میں نفس کو قائل کرتا رہے کہ تو جھوٹا ہے چنانچہ آپ کے ملک میں اب تک مدارس کے شوق ہی کی مثال کو لے لیجئے۔ میرے نزدیک مدارس کا شوق خلوص اور اللہ

کے واسطے نہیں تھا، بلکہ شیطان ہماری گردنوں پر سوار ہو کر باہمی جنگ کا حیلہ ڈھونڈھ رہا تھا، تاکہ مدارس کے حیلہ سے مسلمانوں میں باہمی جنگ اور فتنہ وفساد کرنے کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو برباد کرے کیونکہ اب تک تبلیغ کی برکت سے اس کا یہ داؤ چلا، اس لئے تم سے وہ گر جو اس بات پر تمہیں آمادہ کرے تھا اس نے چھوڑ دیا، اور یہ رضائے الٰہی کے واسطے سرے ہی سے نہ تھا لہٰذا مدارس کا فروغ رک گیا، اگر مدارس کی کوشش رضائے الٰہی کے لئے ہوتی تو مجھے بتلا دیں کہ کیا وجہ ہے کہ اس سال غلہ کی فراوانی بھی بہت ہے اور لوگوں کو دین کا شوق بھی پیدا ہو چکا ہے، لوگوں کے دین کا شوق ہونے اور غلہ کی فراوانی ہونے کے باوجود غلہ کی وصولی اتنی بھی نہیں، جتنی قحط اور دین سے جہالت کے زمانہ میں تھی۔ میرے نزدیک اگر رضائے الٰہی کے لئے ہوتا تو اب سینکڑوں مدارس ہوتے۔ اس وقت دیندار لوگوں کا اس میں کوشش نہ کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ ہمارا دشمن فتنہ وفساد پر ابھار رہا تھا۔ اس کو اپنی اغراض نظر نہ آئیں۔ لہٰذا اس نے چھوڑ دیا۔ رضوان الٰہی کی اتنی طلب ہی نہیں کہ خالص اس کے واسطے جان توڑ کوشش ہو جائے میرا مقصد محض الزام نہیں ہے بلکہ ایک طرف متوجہ ہو کر اطمینان کے ساتھ ذکر کی تکثیر اور نمازیں پڑھ پڑھ کر پھر از سرِ نو پر زور کوشش کی ہمتیں کریں، اور ان دونوں باتوں میں پوری سعی کریں کہ آدمی بھی کثرت سے نکلیں، تاکہ زمین تیار ہو، اور مکاتب کی کثرت ہو اور وہ روش زندگی کی ہو کہ ہر مسلمان کی مسجد وہاں کے بچوں کے مکتب کی

ہر ہر نمبر کی الگ الگ یہ سب باتیں تفصیل وار ذہن نشین کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے تھی اور اس کے برخلاف ایک نمبر کی بھی کوئی خوبی نہیں بیان کی گئی۔

نمبر۲ سب ذیلدار دل اور سربرآوردہ لوگوں کو ہر موضع کے دیندار علماء اور میاں جی لوگوں کے ساتھ الگ الگ جماعتیں کرکے ہر ایک جماعت سے الگ الگ (ہاں) کرانی چاہیئے تھی اور اس میں کوشش کا اقرار کرانا چاہیئے تھا۔

نمبر۳ ان سب جماعتوں سے اقرار کرانے کے بعد ہر ایک جگہ کے واسطے کو عمل میں مصروف کرنے کے لئے اپنے پرانے لوگوں کو تقسیم کرکے عمل میں اور گشت میں مصروف کر دینا چاہیئے تھا۔

نمبر۴ ہر ہر قوم کی الگ الگ جماعت بنانے کی میں بہت دن سے تاکید کر رہا ہوں، اس جلسہ میں ضروری تھا کہ موضع نبی سے ہر ہر قوم سے مستقل جماعت نکالنے کی پوری کوشش کرنے کے لئے ایک جماعت دو چار دن کے لئے مقیم کر کے آنا تھا، جو ہر قوم سے الگ الگ جماعت نکال کراتی۔

نمبر۵ صرف تعلیم کے لئے ایک جلسہ کی ضرورت تھی، جس میں تمام مدرسین اور مبلغین جمع ہو کر محض تعلیم والے نمبر کے پہلوؤں پر غور کر کے تعلیم کے فروغ میں پورا زور دیا جائے، اس جلسہ کی کوئی تاریخ مقرر کر دینی چاہیئے تھی، یہ بھی نہ ہو سکا۔

نکلنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے، اس لئے اس صورت سے زیادہ پہنچاؤ۔

(۹) حضرت تھانوی رحمہ سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جائے۔ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علم آوے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل۔ اس وقت یہ چند ضروری باتیں عرض کر دیں۔ آئندہ تمہاری کارگزاری آنے پر جو چیزیں بندہ کے نزدیک ضروری ہوں گی انشاء اللہ عرض کرتا رہوں گا۔

(۱۰) میرے دوستو! تمہارے نکلنے کا خلاصہ تین چیزوں کا زندہ کرنا ہے ذکر، تعلیم، تبلیغ۔ یعنی تبلیغ کے لئے باہر نکلنا اور ان کو ذکر و تعلیم کا پابند کریں۔

(۱۱) پرانے آدمیوں کو خصوصاً جو میرے بھائی کے ملنے والے ہیں، ان کو اہتمام سے اس کام میں اپنے ساتھ لگانے میں خصوصی کوشش کریں۔

(۱۲) اپنے اوقات کی قدر کریں اور لا یعنی سے خود بھی بچیں، اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی ترغیب دیں تمہارا عمل دوسروں کے لئے نمونہ ہو گا۔

(۱۳) شیطان کی کامیابی دو چیزوں میں لگا دینا ہے، اول لا یعنی دوسرے اپنی راحت و آرام کے فکر میں پڑ جانا۔